ہیپاٹائٹس بی اور سی جگر کے کینسر کی بڑی وجوہات میں سے ایک ہیں۔ ڈاکٹر محمد عاصم یوسف، سی ای او شوکت خانم ہسپتال۔

دنیا بھر میں ہر سال 28 جولائی کو ہیپاٹائٹس سے آگاہی کا عالمی دن منایا جاتا ہے۔ اسی دن کی مناسبت سے شوکت خانم میموریل کینسر ہسپتال اور ریسرچ سنٹر کے سی ای او، کنسلٹنٹ گیسٹرو انٹرالوجسٹ، ڈاکٹر محمد عاصم یوسف نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے اس مرض کے پھیلاؤ، علامات اور اس سے بچاؤ کے طریقوں کے بارے میں بتایا۔ ان کا کہنا تھا کہ ہر سال عالمی ادارہ صحت اس مرض کی آگاہی کے لیے ایک موضوع منتخب کرتا ہے اور اس سال کا موضوع ہے کہ ہیپاٹائٹس انتظار نہیں کرسکتا۔ یہ وہ مرض ہے جس سے دنیا بھر میں ہر 30 سیکنڈ میں کسی شخص کی موت ہو جاتی ہے۔ دائمی ہیپاٹائٹس کو خاموش قاتل بھی کہا جاتا ہے کیونکہ اس کی علامات بہت دیر سے ظاہر ہوتی ہیں جس کی وجہ سے مریضوں کی ایک بڑی تعداد اپنی بیماری سے لاعلم رہتی ہے۔ دیر سے تشخیص ہونے کی وجہ سے مریض کے جگر کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچ جاتا ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے ملک میں اس مرض کا پھیلاؤ بہت زیادہ ہے اور ایک اندازے کے مطابق پاکستان میں تقریباً 12 ملین لوگ ہیپاٹائٹس بی اور سی کا شکار ہیں۔

انہوں نے بتایا کہ ہیپاٹائٹس کے مرض کا تعلق جگر کی سوزش سے ہے جس سے جگر کا نظام کو متاثر ہوتا ہے۔ اس مرض کی مختلف وجوہات ہیں جن میں سے منشیات کا استعمال، الکوحل اور موٹاپا دنیا بھر میں سب سے عام ہیں۔ اس مرض کی پانچ اقسام ہیں جنہیں ہیپاٹائٹس اے، بی، سی، ڈی اور ای کہا جاتا ہے۔ اگرچہ یہ تمام اقسام جگر کے مسائل پیدا کرتی ہیں لیکن ان کے پھیلاؤ کے ساتھ ساتھ ان سے محفوظ رہنے کی احتیاطی تدابیر بھی ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ ہیپاٹائٹس اے اور ای آلودہ پانی یا خوارک سے پھیل سکتے ہیں جبکہ ہیپاٹائٹس بی، سی اور ڈی خون یا جسم سے نکلنے والے مواد سے پھیلتے ہے۔

ہیپاٹائٹس بی اور سی سے بچاؤ کے بارے میں بتاتے ہوئے ڈاکٹر عاصم نے کہا کہ یہ ایک متاثرہ شخص کی استعمال شدہ سرنج کے دوبارہ استعمال، غیر تصدیق شدہ خون انتقالِ خون، دانتوں یا جسم کے دیگر حصوں کی سرجری یا حجامت کے دوران آلودہ آلات کے استعمال سے پھیلتا ہے۔ ہیپاٹائٹس بی سے بچاؤ کے لیے ایک ویکسین دستیاب ہے جو کہ اس مرض کے پھیلاؤ کو کنٹرول کرنے میں انتہائی اہمیت رکھتی ہے۔ شوکت خانم ہسپتال میں اس حوالے سے احتیاطی تدابیر کے بارے میں بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہاں آنے والے تمام نئے ملازمین کی ہیپاٹائٹس بی، سی کی سکریننگ کی جاتی ہے۔ جبکہ ہسپتال میں اس حوالے سے بین الاقوامی طور پر رائج شدہ اقدامات جیسا کہ خون کی سکریننگ کا عمل، آلات کی صفائی اور ڈسپوزیبل سرنج کے استعمال پر سختی سے عمل کیا جاتا ہے۔

حاملہ خواتین کی سکریننگ اور ہیپاٹائٹس ہونے کی صورت میں بچے کی پیدائش کے وقت ہیپاٹائٹس بی کی ویکسین لگوانے سے یہ مرض ماں سے بچے میں منتقل نہیں ہوتا۔ نیشنل امیونائیزشن پروگرام کے تحت بچوں میں ہیپاٹائٹس بی کی ویکسین اس مرض کے مزید پھیلاؤ کو روکنے میں اہم کردار ادا کرسکتی ہے۔ چونکہ ہیپاٹائٹس سی کے لیے ابھی تک کوئی موثر ویکسین دستیاب نہیں ہے اس لیے احتیاط ہی اس سے بچنے کا سب سے اہم طریقہ ہے، یہ مرض قابل علاج ہے لیکن کامیاب علاج کے لیے ضروری ہے کہ بروقت مستند ڈاکٹر سے رجوع کیا جائے۔

ڈاکٹر عاصم کا کہنا تھا کہ ہمارے معاشرے میں اس حوالے سے آگاہی کی اشد ضرورت ہے۔ اس مرض کے بارے میں مستند معلومات کی کمی سے معاشرے میں اس بیماری کے حوالے سے منفی رجحانات پائے جاتے ہیں۔ آگاہی ایک ایسا میدان ہے جہاں میڈیا تصدیق شدہ معلومات فراہم کرکے انتہائی اہم کردار ادا کرسکتا ہے۔